مختصر تعارف

عارف باللہ غوث الوقت حضرت بابا شاہ عبد الصمد صدیقی تاجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفۂ ارشد شہنشاہ ہفت اقلیم حضرت سید محمد بابا تاج الدین ناگ پوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ تعالی نے انسان کو طرح طرح کی نعمتیں عطا کی ہیں جن کا شمار بھی نہیں کیا جا سکتا، ان بے شمار نعمتوں میں "ہدایت" بھی ایک عظیم نعمت ہے. تاریخ اسلامی کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت سامنے آجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق خدا کی ہدایت کے لیے انبیاے کرام کو مبعوث فرمایا، انبیاے کرام نے اپنے اپنے عہد میں مخلوق خدا کی ہدایت و رہنمائی فرمائی اور ذمہ داریوں کو بحسن و خوبی انجام دیا۔ ہمارے آقا و مولا حضور شافع یوم النشور سرور کائنات حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چوں کہ خاتم النبیین ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا، اس لیے امت کی ہدایت و رہبری کے لیے حضور کے حیات ظاہری کے بعد اولیاے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھیجا گیا اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔

اللہ رب العزت کے وہ مقبول و محبوب بندے جو اس کی اطاعت و عبادت کو دل و جان سے عزیز رکھتے ہیں، اللہ رب العزت اپنے فضل و کرم سے انہیں اپنا قرب خاص عطا فرما کر "ولایت" کے درجے سے سرفراز فرماتا ہے، ان خوش نصیب حضرات کو نہ کسی چیز کا خوف ہوتا ہے اور نہ کسی بات کا غم۔

اللہ پاک کے ایسے ہی مقرب بندوں میں سے ایک عارف باللہ غوث الوقت حضرت شاہ بابا "عبد الصمد صدیقی تاجی" رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ہیں جن کو اللہ رب العزت نے بہت سے فضائل و کمالات عطا فرمائے اور انہوں نے بھی اللہ کے بندوں کو خوب نوازا۔

تاریخ ولادت:

آپ کی ولادت شعبان ۱۲۹۹ھ مطابق ۲/ جولائی ۱۸۸۲ء کو دوشنبہ کے دن، صبح صادق کے وقت بھیکی پور، ضلع رائے بریلی (امیٹھی) میں ہوئی۔

سلسلہ نسب یہ ہے:

علی رضا معروف بہ بابا عبد الصمد بن چودھری عابد علی بن چودھری حسین علی بن چودھری حیدر علی بن چودھری ظہر علی بن چودھری فیض علی صدیقی بن شیخ جان محمد بن شیخ خان محمد بن شیخ دوست محمد بن شیخ محمد حسین بن شیخ محمد ناصر بن شیخ محمد فیروز بن شیخ حشمت اللہ بن شیخ کمال الدین بن قاضی شیخ خیرات علی بن شیخ نظام الدین بن شیخ حسام الدین بن قاضی شیخ بدر الدین۔

آپ کے خاندان کے افراد عہد شاہی میں عہدہ نیابت و قضا پر فائز تھے۔

آپ کا سلسلۂ نسب خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔

آپ کے جد اعلیٰ حضرت قاضی بدر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے بھائی شیخ شہاب الدین کے ہمراہ جہاد کے لیے حضرت سید نا سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ ہندوستان تشریف لائے، انہونا اور کٹھورا کے علاقے پر قابض ہو کر یہیں سکونت اختیار کرلی۔

تعلیم و تربیت:

بابا عبد الصمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دین دار علمی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے، ابتدائی تعلیم گھر ہی پر والد گرامی سے حاصل فرمائی اور سات سال کی عمر میں مزید تحصیل علم کے لیے اپنے والد کے پیر و مرشد عارف ربانی حضرت شاہ عبد اللطیف ستھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انھیں سے علوم دینیہ کی تکمیل کی اور حافظ عبد الرحمن ستھنوی سے قرآن مجید کے کچھ پارے بھی حفظ کیے۔

ابتدا ہی سے انتہائی ذہین و فطین تھے، شاہ صاحب آپ سے بڑی محبت فرماتے تھے، ان کی صحبت نے آپ کو بافیض بنا دیا تھا، بچپن ہی سے آپ میں بزرگی کے آثار نمایاں تھے، شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کے والد سے فرمایا تھا کہ ”آپ کا یہ بچہ اپنے وقت کا ولی کامل ہوگا“ آپ شاہ صاحب کی خدمت میں ۱۸ برس رہے

دینی تعلیم سے فراغت کے بعد فتح پور کے ایک اسکول میں ریاضی حساب وغیرہ کی تعلیم حاصل کی۔

کسب معاش اور دربار تاج الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضری مع فیوض و برکات:

کسب معاش کے لیے مختلف شہروں کا دورہ کیا، بالآخر ”ناگ پور“ میں محکمۂ پیمائش میں ملازمت اختیار کی اور وہیں تاج الاولیاء شہنشاہِ ہفت اقلیم حضرت سید محمد بابا تاج الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت نے آپ کو دیکھ کر فرمایا: ”آ گئے ہو حضرت بڑا انتظار تھا“، پھر ایک نگاہ ولایت ڈالی جس نے آپ کی زندگی کی کایہ پلٹ دی اور آپ تاج الاولیاء کے ایسے شیدا ہوئے کہ کچھ دنوں بعد ملازمت چھوڑ دی اور انھیں کی بارگاہ میں رہنے لگے۔

دو سال تک ریاضت و مجاہدہ کرانے کے بعد روحانیت و تصرف کے بلند منصب پر فائز کر دیا۔ پھر حکم ہوا نوکری چھوڑ کر گھر جاؤ، وہاں لوگوں کو فیض پہنچاؤ، وطن آئے، قبولیت بلندیوں پر پہنچی، اس کے بعد جو بھی حضرت تاج الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں جاتا اسے "بھیکی پور شریف" بھیج دیا جاتا، پھر تو دیکھتے دیکھتے پروانوں اور حاجت مندوں کا ہجوم و قافلہ آندھی طوفان بن گیا، بابا عبد الصمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست مبارک کی چٹکی کی خاک اور دم کیا ہوا پانی اکسیر کا حکم رکھتی تھی، گورنمنٹ نے جائس کے اسٹیشن پر ریل گاڑی کے ٹھہر نے کا حکم جاری کیا، سڑک پختہ بن گئی، ۴/۵ بیل گاڑی مٹی روزانہ صبح سے عشاء تک چٹکی چٹکی تقسیم ہو جاتی، لوگ اتنی کثرت سے آنے لگے کہ فرداً فرداً دم کرنے کا وقت ہی نہ ملتا، پھر آپ پانی میں انگلی ڈالنے لگے اور دم کیا ہوا پانی ایک کنوئیں میں ڈلوا دیا وہ جس پانی میں ہاتھ ڈالتے، وہ جاں بلب مریض کو بھی بیماری کے منہ سے کھینچ لاتا۔

بابا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہرت ہندوستان سے نکل کر یورپ اور عرب تک جا پہنچی۔ ایک اندازے کے مطابق پندرہ بیس ہزار کا مجمع روز آتا اور جاتا تھا یہ سلسلہ ڈیڑھ سال تک جاری رہا پھر آپ نے اپنے پیر و مرشد کی بارگاہ میں عریضہ پیش کیا کہ حضور اب یہ سلسلہ بند کر دیں تاکہ آپ سے ملاقات کر سکوں تو حکم ہوا کہ پریشان نہ ہوں بند ہو جائے گا پھر یکایک طاعون کی وبا پھیل گئی اور لوگوں کا آنا بند ہو گیا پھر آپ مرشد کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کچھ دن وہاں قیام فرمایا، میلے کی ساری سرگزشت سنائی، حضور تاج الاولیاء بہت خوش ہوئے اور خرقۂ خلافت اور تبرکات سے نواز کر وطن واپسی کی اجازت دی۔

پھر آپ وطن واپس ہوئے اور خدمت خلق میں مصروف ہو گئے بے شمار کرامات کا ظہور ہوا، درجنوں مساجد اور مدارس کا قیام کرایا اور مختلف علاقوں کا تبلیغی دورہ فرمایا، جائس کا مشہور و معروف مدرسہ "مدرسہ محمدیہ تاج المدارس" آپ ہی کی سعی کا نتیجہ تھا جس میں اپنے وقت کے جن نامور علمائے کرام نے تدریسی خدمات انجام دیا ان کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

(1) امام النحو صدر العلماء سید غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(2) محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد لائل پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(3) امین شریعت علامہ رفاقت حسین صاحب مفتی اعظم کان پور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(4) حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب اشرفی بھاگلپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(5) استاذ العلما مولانا حکیم غلام یزدانی اعظمی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

وغیرہم۔

یہ حضرات کس پایہ کے عالم اور مدرس ہوئے، زمانہ کو اس کا اعتراف واقرار ہے۔

اس کے علاوہ اور مدارس ہیں جو ابھی بھی حسب استطاعت دین حنیف کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جیسے

(1) مدرسہ تاج العلوم صمدیہ قاسم پور، گاندھی نگر، جائس، امیٹھی، یوپی، ہند

(2) مدرسہ تاج العلوم ٹیکر مافی، امیٹھی، یوپی ہند

(3) مدرسہ تاج العلوم اشرفیہ جگدیش پور، بھیتر گاؤں ضلع فیض آباد (ایودھیا)

(4) مدرسہ تاج العلوم اشرفیہ بھیکی پور شریف، امیٹھی۔

(5) جامعہ صمدیہ سمراں، پرتاپ گڑھ، یوپی۔

(6) مدرسہ تاج العلوم مہتابیہ چشتی نگر منگلہ وہار، کان پور نگر۔

مؤخر الذکر مدرسے کے بانی مدرسہ تاج العلوم صمدیہ گاندھی نگر، جائس، امیٹھی کے ایک نامور فرزند سابق

قاضی شہر کان پور حضرت مولانا عالم رضا نوری علیہ الرحمہ ہیں جن کی بے شمار خدمات ہیں۔ اگر لکھا جائے تو ایک رسالہ تیار ہو جائے۔
ان کے علاوہ اور بھی مدارس و مکاتب ہیں جن کے نام مجھے نہ مل سکے اس لیے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

الغرض آپ نے دین وسنیت کی بڑی خدمات انجام دیں اور سیکڑوں کرامتوں کا آپ سے ظہور ہوا۔

آپ ولایت کے بہت بلند مقام پر فائز تھے۔ اس دور کے اکابر علماء نے آپ کی مدح وثنا بیان کی اور ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

جیسا کہ امام النحو والصرف والکلام عمدۃ المحققین خیر الاذکیا اخفش ثانی پر تو جامی صدر العلماء حضرت علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
بشیر القاری بشرح صحیح البخاری کے دیباچے میں رقم طراز ہیں: سلسلۂ تدریس کی ابتدا بصورت ملازمت مدارس اس طرح ہوئی کہ استاذ
العلماء (صدر الافاضل علامہ سید نعیم الدین قدس سرہ) نے فراغت کے بعد تاج المدارس قصبہ جائس ضلع رائے بریلی میں بھیجا جس کے
مہتمم جامع مسجد جائس کے خطیب الحاج حافظ رشید احمد صاحب مرحوم (عرف حافظ ملہن) تھے طبیعت میں سلاست اور مزاج میں
سادگی تھی۔ دل خدمت خلق کے لیے متمنّی رہتا تھا۔ ایک مرتبہ اسٹیشن جائس پر کسی ٹرین سے اترے اور اس ٹرین سے کسی سفید پوش
بزرگ نے بھی نزول فرمایا اور آواز دی قلی قلی شب کا وقت تھا اسٹیشن چھوٹا قلی غائب تھا۔ آپ نے محسوس کیا کہ قلی نہ ہونے کی وجہ سے یہ
تکلیف مالایطاق میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اس لیے دوڑ کر پہونچے۔ اور ان کا سامان اسٹیشن سے باہر پہنچا دیا جب انہوں نے پیسے دینا چاہے

توفرمایامیں آنریری قلی ہوں، یہاں پر بتوسط حافظ صاحب موصوف مخدوم ومعظم باباشاہ عبدالصمد صاحب بھیکی پوری دامت برکاتہم سے نیاز حاصل ہوا۔ جوباباتاج الدین ناگ پوری قدس سرہ کے ساختہ پرداختہ بزرگ ہیں، گذشتہ سال قصبہ اپچولی ضلع میرٹھ میں بابو عظمت علی صاحب کے یہاں رونق افروز ہوکر فقیر کو یاد فرمایا حاضر ہوکر زیارت کی توچہرہ انور پر وہی شگفتگی پائی جواب سے تقریباتیس سال قبل دیکھی تھی کسی بات میں سرموفرق نہ تھا۔

وصال:

14/ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ مطابق ۷/ جنوری ۱۹۶۶ء بروز جمعہ، عین خطبہ کے وقت ایک بجے اس دار فانی کوالوداع کہا اور جان جاں آفریں کے سپرد کردی۔

آپ کا مزار مبارک بھیکی پور، پوسٹ فتح پور ضلع رائے بریلی (امیٹھی) میں مرجع خاص وعام ہے۔

مدرسہ تاج العلوم صمدیہ گاندھی نگر، قاسم پور، جائس، امیٹھی۔

مصادر ومراجع:

(1)بشیر القاری بشرح صحیح البخاری تالیف: امام النحو علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(2)سوانح رفاقتی مولف: علامہ محمود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(3)انوار صمدیہ مولف: مولانا قمر الدین صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

از: عثمان رضا شفیق تاجی مصباحی جائسی